رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

## مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت اولوالعزم خدا کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ ۲۸ فروری سے ایک دن بیچ کر کے مسجد اقصٰی میں درس قرآن مجید دیتے ہیں یکم مارچ درس کے بعد آپنے قاضی عبداللطیف فارغ التحصیل طالبعلم مبلغین کالج کا نکاح۔ قاضی حبیب اللہ صاحب لاہوری کی بیٹی ام کلثوم سے پانچسو روپے مہر پر پڑھایا مغرب کے بعد مسجد اقصٰی میں ۸ بجے سے لیکر ۱۰ بجے تک آپنے چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے اور مولوی محمدالدین صاحب بی اے کے لیکچر انگریزی میں سنے۔ اور مناسب اصلاح دیتا اسے ہے ... ہائی سکول کے طلباء کا امتحان سالانہ ہولیا۔ یکم مارچ سے ۱۵ مارچ تک تعطیلیں ہیں۔ دسویں جماعت کے لڑکے غالباً ۱۴ - ۵ مارچ کو امتحان دینے کے لئے بٹالہ جائینگے۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا امتحان سالانہ ۱۱ مارچ سے شروع ہوگا۔

۳ - شیخ عبدالرحمٰن صاحب فاضل مصری۔ میر محمد اسحاق صاحب حافظ روشن علی صاحب۔ چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے مولوی محمدالدین صاحب بی اے ہیڈماسٹر۔ دہلی جلسہ تبلیغ احمدیت کے لئے جاتے ہیں۔ چوہدری ظفراللہ خان بی اے سیالکوٹ سے اور مفتی محمد صادق صاحب یوپی سے دہلی پہنچینگے۔ احباب دعا فرماتے رہیں کہ یہ سریہ محمود سالم وغانم لوٹے۔

## برکات خلافت

مکرمہ تائی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی اہلیہ جو اس خاندان میں سب سے بڑی عمر کی اور اپنے اقربا پر ایک خاص اثر اور رعب رکھتی ہیں۔ باصرار تمام مع بہ اخلاص مالا کلام حضرت خلیفہ ثانی سیدنا محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ جو لوگ اگلے ابتدائی زمانے سے یہاں نہیں رہتے جب کہ مخالفت کا زور تھا۔ اور حضرت صاحب کے لئے کنوئیں کا پانی گلی کے رستہ تک بند کر دیا گیا تھا۔ اور جو مقامی وخاندانی حالات نہیں جانتے وہ شاید اس بیعت کی اہمیت کو نہ سمجھ سکیں۔ خدا نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی تائید میں قدرت کا ایک زبردست ہاتھ دکھایا ہے جو منکرین نبوت وخلافت پر ایک حجت ہے اور ہمارے لئے موجب ازدیاد ایمان ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک بہرحال مرزا احمد احسن بیگ صاحب اور اہلیہ خان بہادر مرزا

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر مطبع ضیاء الاسلام شین پریس قادیان میں چھپا اور شائع ہوا)

# اخبار احمدیہ

## حق کا غلبہ

برہمن بڑیہ (بنگال) سے مولانا مولوی محمد عبد الواحد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ منشی دیوان الدین صاحب امام مسجد موضع تاروجن کے سوالات کے جواب میں مَیں نے رسالہ ہدایۃ المہدی لکھا تھا۔ گذشتہ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ اپنے بھائی کے بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہو گئے ہیں فالحمد اللہ علیٰ ذالک ان کے لئے میں نے بہت کوشش اور محنت کی تھی۔ کیونکہ ان کے ساتھ بہت سے لوگوں کا اعتقاد وابستہ تھا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ مخالفین نے بھی ان کے روکنے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے جہاں تک ہو سکا۔ زور لگایا۔ مگر اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہے۔ اسے کون روک سکتا ہے معلوم ہوا۔ کہ ان کے احمدی ہونیکا یہ باعث ہوا ہے کہ انہوں نے میرے رسالہ کا جواب لکھانے کے لئے اردگرد کے تمام بڑے بڑے مولویوں اور ملانوں کو کہا۔ اسے اپنے خرچ پر چھاپ کر تقسیم کرنے کا ذمہ اٹھایا۔ مگر کسی نے اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ کی۔ بالآخر وہ ایک بڑے مشہور مولوی ..... کے پاس گیا۔ اور اس سے جواب لکھنے کے لئے کہا۔ مگر اس نے بھی انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے اس مولوی صاحب کو کہا۔ کہ کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا طریقہ باطل ہے۔ اور جو کوئی اسے اختیار کرتا ہے۔ وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے بہت تامل کے بعد کہا۔ کہ میں قسم کھا کر ایسا نہیں کہہ سکتا ممکن ہے کہ یہ طریقہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حق ہو۔ دیوان الدین صاحب نے کہا۔ کہ یہ الفاظ جو آپ نے میرے سامنے تخلیہ میں کہے ہیں۔ کیا انہیں آپ کسی جلسہ عام میں دوہرا سکتے ہیں مولوی صاحب نے کہا۔ کہ عام لوگوں میں ایسا کہنا مناسب نہیں ہے۔ نہ معلوم لوگ اس سے کیا نتیجہ نکال لیں۔ اور مجھ پر آفت آ جائے۔ اس دن سے دیوان الدین صاحب نے غیر احمدی مولویوں کی تمام مخالفت کا راز سمجھ گیا۔ اور اس نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور بیعت کر لی۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں کو بیعت کی توفیق نہ ملی جو ان کے ساتھ اپنے اعتقادات کو وابستہ قرار دیتے تھے یہی منشی دیوان الدین صاحب جب مخالف تھے۔ تو بہت سے لوگ ان کے ساتھ تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر یہ شخص احمدی ہو گیا تو بہت سے لوگ خصوصاً اس گاؤں کے تمام لوگ احمدی ہو جائینگے۔ لیکن جبکہ انہوں نے بیعت کر لی ہے۔ تو سوائے ان کے ایک بھائی کے اور کوئی سلسلہ میں داخل نہیں ہوا۔ اسی طرح اوائل میں جب خاکسار سلسلہ حقہ میں داخل نہیں ہوا تھا۔ تو اکثر لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ جب یہ احمدی ہو گیا۔ تو اس ملک کے تمام مسلمان احمدی ہو جائینگے مگر خاکسار کے احمدی ہو جانے کے بعد حال دگرگوں ہو گیا۔ اور آج تک فقط کئی سو آدمی داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ یہ بھی خدا کا فضل اور کرم ہے۔ ورنہ انسان کی کیا طاقت ہے۔ کہ کسی کو ہدایت دے سکے ؛

(ایڈیٹر) مولانا موصوف کی کوششوں کے نتائج ناظرین کرام کی نظر سے بہت دفعہ گذر چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں کسی خاص تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مولانا احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جوش سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے کامیابی کے راستے کھول دیئے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی سعید روح داخل سلسلہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے دوسرے خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس ہفتہ میں خدا کے فضل سے دو آدمی اچھے لکھے پڑھے داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اور کچھ اور لوگ بھی انشاء اللہ عنقریب داخل ہونگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے ؛

## مختلف خبریں

**ارض روم کا مال غنیمت**۔ لنڈن ۲۷ فروری۔ پیٹروگریڈ ایک اعلان مظہر ہے کہ ارض روم میں ۱۳ ہزار ترک ۳۲۳ توپیں اور بہت سا دیگر سامان گرفتار کیا گیا تھا۔

**ایک جہاز کی غرقابی**۔ لنڈن ۲۶۔ فروری۔ ولسن کمپنی کا جہاز ڈیڈو غرق کر دیا گیا ہے۔ اہل جہاز کا ایک حصہ بچا لیا گیا ؛

**زیپلنوں کے حملے سے نقصان جان**۔ لنڈن ۲۶ فروری۔ ۳۱ جنوری کے ہوائی حملے میں نقصان جان کی کل میزان یہ تھی ۱۸۴ مرد عورتیں اور بچے ہلاک اور مجروح ہوئے کل ۳۹۳ بم پھینکے گئے ؛

**ایک ڈچ سٹیمر کی غرقابی**۔ ڈچ کشتی ابھگن برگ ایک سرنگ سے غرق کر دیا گیا۔ ملازمان جہاز مسافر اور ڈاک بچا لی گئی ؛

**پانچ جہازوں کی غرقابی**۔ لنڈن ۲۶۔ فروری سٹیمر ڈنالی اور سٹوبل غرق کئے گئے۔ سویڈش سٹیمر کٹ سٹیمر فاسٹ سٹ بھی ایک آبدوز کشتی نے بحیرہ روم میں غرق کر دیئے ہیں ملازمان جہاز نے ایک آبدوز کشتی کو ایک سویڈنیش سٹیمر بورٹن بوسن کو غرق کرتے اور کشتیوں کو ڈوبتے جاتے دیکھا ؛

**اہل حدیث کانفرنس**۔ اہل حدیث کانفرنس کا بنارس میں سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۵۔۲۶۔۲۷ ماہ حال کو ختم ہوا۔ گذشتہ سالوں کی نسبت امسال ڈیلیگیٹ اور وزیٹر زیادہ تھے۔ آئندہ سال کانگریس کا اجلاس جالندھر میں منعقد ہوگا

**آرمینیوں کا قتل** لنڈن ۲۸۔ فروری ایک آرمینین نے ارض روم کی فتح کے بعد موش میں ۱۳ ہزار آرمینیوں کو قتل کئے جاتے دیکھا ہے ؛

**دوازو خالی کر دیا گیا**۔ لنڈن ۲۷۔ فروری۔ روما۔ اطالوی اور البانوی افواج اور ۳ لاکھ مفرورین نے تمام دوراز د کو خالی کر دیا ؛

**مصری سرحد پر لڑائی** لنڈن ۲۸۔ فروری ہفتہ کی لڑائی کا خاتمہ ایک فیصلہ کن فتح کے ساتھ ہوا۔ مری بے جو دشمن کی کمان کر رہا تھا۔ مارا گیا۔ دشمن دو سو ہلاک شدہ آدمی پیچھے چھوڑ گیا۔ دشمن ایک مضبوط پوزیشن پر قابض تھا۔

**ایک اور جہاز ڈاک کی** پرشیا نامی جہاز ڈاک کی غرقابی **افسوسناک غرقابی**۔ کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد پی اینڈ او کمپنی کے ایک اور جہاز ڈاک تلمعیا کی تباہی کی خبر رنج و تاسف سے دیکھی اور سنی جائیگی۔ جہاز مذکور جو ڈاک اور مسافروں کو لیجا رہا تھا۔ ڈوور کے پرے غرق ہوا خیال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء

## کیا ہم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر حملہ کرنیوالے ہیں؟ ہرگز نہیں

### دل وجان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

✶

وہ جماعت جس کا مذہب ہو کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو ہر وقت فتبارک من علّم وتعلّم ورد زبان رکھتی ہو۔ اسکی نسبت یہ کہا جائے اور مشہور کیا جائے کہ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر حملہ کرنیوالی ہے۔ تو اس سے بڑھ کر بے انصافی۔ بد دیانتی بلکہ میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ بے ایمانی نہیں ہوسکتی۔ ہم کہ دل وجان سے اپنے پیارے نبی پر فدا ہیں۔ ہم کہ اس ذات قدسی صفات کے لئے ایک غیور دل اپنے پہلو میں رکھتے ہیں۔ ہم کہ اُس مبارک وجود کو دنیا کی کل چیزوں سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں اور اپنی محبوب سے محبوب شے اس کے لئے چھوڑنے کو تیار ہیں۔ کیا ہو سکتا ہے کہ اسکی جناب میں کوئی گستاخی کریں۔ ہم تو وہ ہیں کہ بمجرد ایک آواز سُننے کے ع

ہم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد۔ اپنے پیارے دوست پیارے رشتہ دار پیارے وطن چھوڑ کر اسکے حضور حاضر ہوگئے۔ ہم دُکھ دیئے گئے ستائے گئے۔ ہم پر مقدمے بنائے گئے۔ ہم سے تعلقات منقطع کئے گئے اور کرائے گئے۔ مگر ہم نے اس قدسی نفس کا دامن نہ چھوڑا۔ پس ہم جو اپنے ایمان کو عمل کی کسوٹی پر زرِ خالص ثابت کر چکے ہیں۔ ہماری نسبت کسی کی یہ ژاژ خائی کہ ہم اس ذات مقدس کی ہتک کے مرتکب ہوتے ہیں اصحاب بصیرت کے سامنے کیا وقعت رکھتی ہے +

ہتک کے مرتکب تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہبط روح الامین مورد آیت وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ ہو کر بھی کثرت رائے کے ماتحت تھے۔ وہ جسکے بارے میں فرمایا گیا۔ اوتیت علم الاولین والآخرین۔ وہ پابند تھا چند غیر مامورین کی آراء کا۔ حالانکہ وہ لوگ بھی آپ ہی کے فیض سے مستفیض آپ ہی کے نور سے مستنیر آپ ہی کے درسگاہ کے ہدایت یافتہ تھے پھر ذات مقدس پر حملہ کرنیوالے وہ ہیں جو مکہ معظمہ کے ائمۃ الکفر کے ہم نوا ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر ٹھہراتے ہیں۔ زبان سے نہیں کہتے مگر رحمۃ للعالمین کے بعد خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی رحمت اور نعمت **نبوت** کو بند کرتے ہیں۔ پھر تو ہین وہ کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اہلبیت نبوت ہمیشہ فساد کا موجب رہے ہیں۔ اور پھر رسول اکرم پر ایمان ان دلوں میں نہیں جو اسلام میں داخل ہونیکے لئے آپ پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ جب کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے تو اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اس سید الرسل کی عزت ان ناپاکوں میں نہیں جو لانفرق بین احد من رسلہ کے معنے یہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ کا ایک ہی درجہ تھا۔ اور ایک صلیب پرست کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتے کہ سید المرسلین کا درجہ حضرت مسیح ابن مریم سے بہت بڑا تھا پھر آپکی قدر کو نہیں پہچانتے تو وہ نااہل جو حضرت نبی کریمؐ کی رُوحانی توجہ کو نبی تراش نہیں مانتے۔ غرض ایسی ایسی سینکڑوں باتیں ہیں۔ جو ان لوگوں میں گنائی جاسکتی ہیں۔ جو ہمیں آنحضرت کی ذات اقدس پر علانیہ حملہ کرنیوالے بتاتے ہیں۔ کیوں؟ کس بات پر؟ محض اس لئے کہ لوگ ہم سے متنفر ہوں۔ قادیان جو اسلام کی کھوئی ہوئی روحانیت کا سرچشمہ ہے اور جو مسلمانوں کی آیندہ ترقیاتِ روحانی کا کعبہ ہے اور خود انہی کے اقرار کے مطابق برور نگہ ہے اسکی رونق کم ہو جائے۔ رجوع خلق نہ رہے اور کسی طرح الہام یاتون من کل فج عمیق جھوٹا ثابت ہو۔ یہ اصحاب الفیل اس الٰہی ہیکل کو مسمار کرنا چاہتے ہیں اور بھول گئے ہیں کہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ جاؤ کمیٹیاں کرو منصوبے سوچو۔ پھر سب ملکر چڑھائی پر چڑھائی کرو۔ فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمۃ ثم اقضوا الیّ ولا تنظرون۔ خدا نے جس جگہ کو عزت دی ہے جس مقام کو مرجع انام بنانا چاہا ہے جس مکان کو برکت دی ہے اسکے رہنے والوں کو کوئی اندیشہ نہیں کہ تم سے پہلے بھی بہت ایسے ہوئے وہ جب خدا کی بنائی ہوئی جماعت پر حملہ آور ہوئے اور انہوں نے حریم قدس پر حملہ کرنا چاہا۔ تو ان کا کھوج اکھو یا گیا۔ فجعلنٰھم احادیث ومزقنٰھم کل ممزق +

پس تم اپنے انجام سے کیوں بے پرواہ ہو۔ اوروں پر جھوٹے الزام لگاتے ہو اور اس آیت کو بُھلاتے ہو۔ ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا واثما مبینا۔ باز آؤ ان حرکات ناشائستہ اور تحریرات ناشائستہ سے کہ خدا کی کھچی ہوئی تلوار تمہارے سر پر ہے۔ وہ اپنے بندوں کے لئے بڑا غیرتمند ہے وہ اپنی قدرت کا ہاتھ کئی بار دکھلا چکا اور اب بھی جب دکھائیگا تو اسمیں کسی انسانی کوشش یا ہاتھ کا دخل نہ ہوگا۔ دیکھو یہ بہتان بندی اچھا انجام نہیں رکھتی۔ نیک نیتی سے کام کرو تا تمہارے کام میں برکت ڈالی جائے۔ تم نے جو الزام ہم پر لگائے اور انکی بنا پر ہمیں نبی کریم صلعم کی ہتک کا مرتکب گردانا یہ حملہ تمہارا ٹھیک اسی طرح صحابہ کرام اور اہلبیت نبوت و خلفائے راشدین مہدیین ومجددین عظام پر ہے جس طرح مولوی محمد علی صاحب نے اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے ایک معنوں کی بنا پر ہمیں فاسق ٹھہرایا تھا حالانکہ وہ معنے صحابی کے تھے نہ کہ ہمارے۔ سوا تم نے لکھا ہے کہ۔ ہمارا عقیدہ ہے۔ "آپ کو تین سال تک اپنی نبوت کی سمجھ نہیں آئی اور اسمیں شک کرتے رہے۔ اور آپ اس عرصہ میں خودکشی پر تیار تھے"

سوال یہ ہے کہ کیا یہ عبارت جو تم نے لکھی ہے حضرت خلیفہ ثانی نے کسی اپنی کتاب میں لکھی اور شائع کی ہے؟ یا کیا آپکی تقریر قلمبند کی گئی ہے اور وہ اخبار میں شائع ہو چکی ہے یا جماعت احمدیہ کی طرف سے اس عقیدہ کا اعلان ہوا ہے جب انمیں سے کوئی بھی بات نہیں۔ تو پھر تم کیا حق رکھتے ہو اس فقرہ کو ہماری طرف منسوب کرنیکا۔ کیا تمہارے امیر کو یاد نہیں کہ اسکے سوال پر اس کا جواب نفی میں دیا گیا تھا۔ پھر بھی اس کا ذمہ وار ہمیں بنانا قرین انصاف نہیں۔ تاہم مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے جو کچھ لکھا ہے۔ انکی من گھڑت بات نہیں بلکہ احادیث نبوی پر اسکی بنا ہے۔ آؤ میں تمہیں صحیح البخاری دکھاؤں جو

اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے یہ حدیث اسمیں درج ہے کتاب التعبیر باب اوّل۔ ما بدیٔ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصالحۃ۔ حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عُقَیل عن ابن شہاب ح وحدثنی عبداللہ بن محمد قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا٭ × × × وفتر الوحی فترۃ حتی حزن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا حزناً غدا منہ مراراً کے یتردّیٰ من رؤس شواھق الجبل فکلما اوفی بذروۃ جبل لکے یُلقی نفسہ منہ۔ تبدیٰ لہ جبریل فقال یا محمد انّک رسول اللہ حقّاً۔ فیسکن لذالک جاشہ وتقر نفسہ فیرجع فاذا طالت علیہ فترۃ الوحی غدا لمثل ذلک فاذا اوفی بذروۃ الجبل تبدیٰ لہ جبریل فقال لہ مثل ذالک (الجزو الثامن والعشرون من صحیح البخاری) ترجمہ۔ اور کچھ عرصہ تک وحی بند رہی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم سخت محزون ہوئے اور آپ اس حزن کی وجہ سے کئی دفعہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانا چاہتے تھے۔ اور جب کبھی کسی چوٹی پر اپنے آپکو گرا دینے کے ارادے سے اوپر چڑھتے تو جبریل ظاہر ہوتا اور کہتا۔ آپ تو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ جبریل کے اس قول سے آپکی گھبراہٹ دُور ہو جاتی اور چین آجاتا واپس چلے آتے پھر جب وحی کو بند ہوئے مدت گذر گئی تو آپ اسی ارادہ سے پھر نکلے اور جب پہاڑ کی چوٹی پر اپنے آپکو نیچے گرا دینے کے ارادے سے چڑھے تو جبریل ظاہر ہوا اور پھر اُس نے وہی بات عرض کی۔

ہم پر اعتراض کرنیوالو۔ ہمیں نبی کریم کی ذات اقدس پر حملہ کرنے کا الزام دینے والو۔ دیکھو اور خوب غور سے دیکھو کہ اگر یہ حملہ ہے تو یہ حملہ ہم سے بہت پہلے زمانہ نبوی میں ہو چکا ہے اور اس صحیح اور مشہور حدیث کا ٹکڑا ہے کہ جس حدیث پر فی الجملہ تمام فرقہائے اسلام کا اتفاق ہے کیونکہ اسمیں بدء الوحی کا مذکور ہے۔ تم کہتے ہو کہ تمہاری کمینگی ہے۔ (ب) یہ ادنیٰ مومن کے بھی ہرگز شایان شان نہیں۔ (ج) اس ناپاک کلمہ کے مُنہ سے نکالنے سے پیشتر تم آریہ یا عیسائی ہو جاتے۔ سو واضح ہو کہ ہم تو ہرگز نہیں کہتے۔ ہرگز نہیں کہتے۔ ہاں اس بات کے منہ سے نکالنے والے۔ عروہؓ و عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ۔ ان سے گذر کر امام زہری معمر۔ عبدالرزاق۔ عبداللہ بن محمد۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں اور پھر خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پس تمہارا یہ قول کہ اس ناپاک کلمہ کے مُنہ سے نکالنے کے پیشتر تم آریہ یا عیسائی ہو جاتے۔ ہمارے حق میں نہیں۔ بلکہ دراصل ان مسلمہ بزرگان دین کے حق میں ہے جنکی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے قابل نہ مضمون لکھنے والا ہے نہ اس کا امیر۔ خدا کی پناہ کیسا سیاب اور لعان فرقہ پیدا ہوا ہے۔ ان کا امیر ہے جو صحابہ کو ایک آیت کے معانی کے اختلاف پر فاسق ٹھہراتا ہے۔ اب یہ ایک اور فسق اُٹھا ہے۔ جو اہلبیت نبوی سے لیکر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک مع انکے تمام استادوں کے پھر تمام بخاری کا درس دینے والے ائمہ محدثین کو جن میں حضرت خلیفۃ اوّل سیدنا نورالدینؓ بھی شامل ہیں اور جنھوں نے عمر بھر بخاری کے درس دیئے اور کبھی اس حدیث کو غلط نہ فرمایا۔ اور پھر تمام ان شراح کو جو حدیث کی صحت کے قائل ہوئے۔ بالخصوص حافظ ابن حجرؒ شارح فتح الباری کو۔ عیسائیوں اور آریہ سے بھی بدتر ٹھہراتا ہے۔ اے نادان تو اپنے فقرے کو سوچ کہ تُو نے کیا کہا۔ بہتر تھا کہ تیری ماں تجھے نہ جنتی۔ تا یہ گستاخی سے بھرا ہُوا کلمہ تیرے مُنہ سے نہ نکلتا۔ جو ایمان کا ایک ذرہ بھی قلب میں نہیں رہنے دیتا۔ کیا یہ بزرگانِ اسلام یہ ائمہ محدثین عظام بے غیرت تھے۔ رسول اللہ کی شان نہ پہچانتے تھے کہ انھوں نے کہدیا۔ کے یتردّیٰ من رؤس شواھق الجبال۔ فتح الباری میں اسکی وجہ بھی لکھی ہے۔ تجھ میں کچھ علم ہوتا تو اسے کھولکر پڑھتا۔ اور پھر ان مقدسین کے گروہ پر حملہ کرنے کے لئے بڑھتا۔ دیکھ جو اعتراض آج تجھے اتنی صدیوں کے بعد سوجھا ہے یہ اعتراض اُسوقت بھی بعض نے کیا اور اس کا جواب دیا گیا۔ میں اعتراض نقل کرتا ہوں (اور جواب بھی اس کا دیا جائے گا۔ جب کوئی غیر مسلم اسے پیش کرے گا) قال الاسماعیلی موّہ بعض الطاعنین علی المحدثین فقال کیف یجوز للنبی ان یرتاب فی نبوتہ حتی یرجع الی ورقۃ ویشکو لخدیجۃ ما یخشاہ وحتی یوفی بذروۃ جبل لیلقے منھا نفسہ علی ما جاء فی روایۃ معمر۔ یعنی بعض طاعنین (یہ خطاب تمھیں مبارک ہو) نے محدثین کے خلاف لوگوں کو فریب دیا ہے اور کہا ہے۔ کہ ایک نبی کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے کہ نبوت کے ثبوت میں شک کرے۔ یہاں تک کہ ورقہ کیطرف رجوع کرے اور خدیجہ سے شکایت کرے اور پہاڑ پر اپنے آپ کو گرا دینے کے لئے چڑھے۔ یہ عبارت پڑھو اور اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے کسی پاس کی بدررو میں ڈوبو۔ کہ تمہارا شمار کس فرق میں ہو رہا ہے۔ اور اگر یہ تمہاری ندامت کیلئے کافی نہیں تو آؤ میں تمھیں اس خدا کے برگزیدہ نبی کا فیصلہ سُناتا ہوں۔ جو کم از کم تمہارے مسلمات کے رو سے بھی الحکم العدل ہو کر نازل ہُوا۔ اگر اسکے فیصلہ پر بھی مطمئن نہیں تو یاد رکھو! فلا و

**٭ آنحضرت صلعم کو دیکھو کہ جب آپ پر فرشتہ جبرائیل ظاہر ہُوا۔ تو آپ نے فی الفور یقین نہ کیا کہ یہ خدا کیطرف سے ہے بلکہ حضرت خدیجہ کے پاس ڈرتے ڈرتے آئے اور فرمایا کہ خشیت علی نفسی یعنی مجھے اپنے نفس کی نسبت بڑا اندیشہ ہُوا کہ کوئی شیطانی مکر نہ ہو۔** (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۲)

دیکھو خدا کا فرشتہ جبرائیل وحی لیکر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام نازل ہوتا ہے جس کے نزول سے دل یقین کے ساتھ بھر جاتا ہے اور آپ کو پھر بھی اپنی نبوت کے بارے میں شک ہوتا ہے اور فرماتے ہیں کہیں شیطانی مکر نہ ہو۔

بس اسی بات کے ہم بھی قائل ہیں۔ اور اس سے زیادہ نہ ہم نے کبھی کہا نہ اسکی ضرورت۔ تمہارے امیر نے جب دریافت کیا تھا تو اُسوقت بھی یہی جواب دیا گیا تھا کہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اسکے متعلق تحقیق کرنے کا ہر ایک کو حق حاصل ہے اگر مولوی عمرالدین شملوی کہتے ہیں تو اس کا ثبوت بھی انکے پاس ہے باقی مسیح موعود کی نبوت کے معاملہ میں نہ حضرت خلیفہ ثانی نے اور نہ الفضل نے اس حدیث کو پیش کیا ہے۔ تشحیذ میں اس حدیث کا ذکر آیا ہے تو اس بات کا ثبوت دینے کے لئے نہیں کہ نبی کریم صلعم کو اپنی نبوت کے بارے میں شک تھا بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ان دو اعتراضوں کے جواب میں جو مباحثہ لدھیانہ کے بارے میں ان کے رفقاء کیطرف سے کئے جاتے ہیں۔ یہ فقرہ لکھا گیا تھا۔ کہ "فترۃ وحی کا دراز زمانہ آنحضرت پر اسقدر شاق گذرا کہ کئی دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیقرار ہو گئے اور آپ نے ارادہ کیا کہ پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ اور یہ تمام بیان احادیث نبویہ سے ثابت ہے" چونکہ مخاطب اہلحدیث ہے اس لئے اسے اسی کے مسلمات کی بنا پر ملزم کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت اقدس نے بارہا عیسائیوں کے مسلمات کی بناء پر حضرت

ہ حموہ حدیث میں دجال کیلئے آیا ہے یا یہ اعتراض کرنیوالوں کیلئے

٭ معمر قال الزہری فاخبرنی عروۃ عن عائشہ (اظہارا) قالت

٭ [illegible] حقیقۃ الوحی [illegible]

مسیح کی نسبت بعض باتیں بیان کی ہیں۔ حالانکہ آپ خود ان کے قائل نہ تھے۔ پس اسکے پیش کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم خود بھی اسکے قائل ہوں پس سُنو اور خوب غور سے سُنو! ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ کان کھولکر سُنو!

نہ تو سیدنا خلیفہ ثانی نے کہیں لکھا ہے یا فرمایا ہے کہ حضرت نبی کریم اپنی نبوت کے بارے میں شک کرتے رہے اور آپ خودکشی پر تیار رہتے۔ نہ الفضل نے یہ عقیدہ بیان کیا ہے اور نہ جماعت احمدیہ یہ بات اپنے معتقدات کا جزو سمجھتی ہے اور نہ ہم یہ مانتے ہیں کہ مسیح موعود کو کبھی اپنے منجانب اللہ فرستادہ خدا ہونے میں شک ہوا تھا۔ بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ کو ابتدائے وحی سے آخری دم تک یکساں کامل یقین رہا۔ کہ میں خدا کیطرف سے کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوں آپ کو اپنی وحی کے حق ہونے پر ویسا ہی یقین تھا جیسا کہ قرآن شریف کے کلام اللہ ہونے پر۔ البتہ سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کی تعریف یہ سمجھتے تھے کہ وہ براہ راست نبوت پائے یا پہلی شریعت میں ترمیم و تنسیخ کرے۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد آپ اس بات پر قائم ہوگئے کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ صاحب شریعت رسول کا اُمتی نہ ہو۔ پس تم نے جو مشہور کر رکھا ہے کہ ہم سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتابوں کو منسوخ سمجھتے ہیں یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے تمام کتابوں پر ہمارا یکساں ایمان ہے۔ پہلے بھی حضور کا دعویٰ تھا کہ میں کثرت مکالمہ مخاطبہ وکثرت اظہار امور غیبیہ سے مشرف ہوں اور آخر میں بھی یہی دعوے تھا۔ فرق صرف اتنا پڑا کہ پہلے ایسے شخص کو آپ محدث کہتے تھے بعد میں نبی فرمانے لگے۔ اسوقت آپ نے ظاہر کر دیا کہ یہ مرتبہ پہلے صلحائے امت محمدیہ میں سے کسی نے نہیں پایا اور بس۔ اپنے دعویٰ کی تفصیل میں نہ پہلے کبھی آپ کو شک ہوا نہ بعد میں یہاں تک تو ایک الزام کی تردید تھی۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تمہارے دوسرے الزاموں کی بھی مختصر تردید کر دوں +

**دوسرا الزام**۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے ایک تقریر میں کہا کہ ہم لوگ مسلمانوں سے نکل کر اس جماعت میں داخل ہوگئے +

**جواب**۔ یہ ایک چالاکی بلکہ چالبازی ہے جو اس کے یہ معنے بتائے جائیں کہ احمدیت اور چیز ہے اور اسلام اور چیز۔ دیکھو جب آریوں یا عیسائیوں کی طرف سے بزور شمشیر اسلام پھیلانے کا اعتراض ہوتا ہے اور بعض اسلامی بادشاہوں کے تاریخی واقعات شہادت میں پیش ہوتے ہیں تو تم یہی کہا کرتے ہو کہ **مسلمان** اور چیز ہیں اور اسلام اور چیز۔ اسلام پر وہ اعتراض ہوسکتا ہے جو اسلام کی تعلیم میں ہو۔ پھر تم یہ بھی مانتے ہو۔ کہ مسیح موعود کی بعثت اس لئے ہوئی کہ مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ پس مسلمانوں سے نکلنا یعنی الگ ہونا اور چیز ہے اور اسلام سے الگ ہونا اور چیز۔ مولوی سرور شاہ صاحب کا وہی مطلب ہے جو حضرت اقدس کی اس عبارت مندرجہ اربعین کا ہے:۔

"جب مسیح نازل ہوگا تو دوسرے فرقوں کو جو دعوئی اسلام کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا"

پس بتاؤ کہ مسلمانوں کو بکلّی ترک کرنا۔ اور مسلمانوں سے الگ ہو کر جماعت احمدیہ میں شامل ہونے میں کیا فرق ہے کچھ بھی نہیں صرف سمجھ کا پھیر ہے۔ اسلام سے نکلنا نہیں فرمایا موجودہ مسلمانوں سے الگ ہونا اور نکلنا فرمایا +

**تیسرا الزام** آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے ثم جاء کم رسول میں رسول کا مصداق مسیح موعود کو ٹھہرانا انھیں متبوع۔ اور آنحضرت کو تابع بنانا ہے +

**جواب**۔ یہ بالکل غلط نتیجہ ہے ہم نے کئی بار سمجھایا کہ اس آیت کے دو محمل ہیں۔ ایک یہ کہ رسول سے مُراد صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ ترجمۃ القرآن کے صفحہ ۳۴ و ۳۴ پر صراحتاً مذکور ہے۔ دوم یہ کہ رسول سے مُراد **ہر رسول** ہے یعنی نبیوں سے یہ عہد لیا گیا۔ پس جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں پیشگوئی کی۔ اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانے اور انکی نصرت کرنیکی تاکید کی۔ اسی طرح چونکہ مسیح موعود بھی ازروئے صحیح حدیث مسلم نبی اللہ ہیں انکی نسبت حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے پیشگوئی فرمائی اور اپنی امت کو ان پر ایمان لانے اور انکی نصرت کرنیکی تاکید کی۔ کیا تم کہہ سکتے ہو کہ آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے بارے میں پیشگوئی نہیں کی اور ان پر ایمان لانے کی تاکید نہیں کی۔ جب تم بھی انکار نہیں کرسکتے۔ تو پھر جھگڑا کس بات کا ہے؟ آیت کے اس دوسرے محمل کی بناء پر مسیح موعود بھی بحیثیت رسول ہونیکے اس آیت کے مصداق ہیں جیسا کہ حضرت عیسےٰ و حضرت موسیٰ حضرت یونس حضرت ابراہیم حضرت نوح مصداق ہیں +

(ب) تم یہ کہکر کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ کی وجہ سے آنحضرت کا مسیح موعودؑ کے تابع ہونا لازم آتا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہو کیونکہ اوّل تو ایمان لانے سے ایک رسول دوسرے رسول کے تابع نہیں ہوجاتا۔ رسول اللہ صلعم کے لئے قرآن مجید میں ہے۔ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ تو کیا ان رسل پر ایمان لانے کے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ تابع تھے اور تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے متبوع۔ ایسا ہی ایک آیت ہے۔ فبھدٰھم اقتدہ تو کیا اسکے یہ معنے ہیں کہ رسول اللہ مقتدی ہیں اور تمام انبیاء مقتدا۔ اللہ تعالیٰ نصرت کرتا ہے مومنوں کی اپنے رسلوں کی۔ تو کیا وہ انکی تابع ہے نصرت پیرو ہو کر ہی نہیں کی جاتی بلکہ بڑے آدمی کی تو یہی نصرت ہے کہ وہ اسکے بارے میں کلمہ خیر فرمادے مسیح موعود کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمادینا کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وہ بڑی نصرت ہے کہ ہم سب افراد امت محمدیہ کی نصرت اسکے مقابل میں ہیچ ہے۔ جب حضرت اقدس نے میثاق النبیین کے معنے واضح کر دیئے ہیں یہ فرماکر کہ:۔

"یہ حکم ہر نبی کی امت کے لئے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو۔ تو اسپر ایمان لاؤ ورنہ مواخذہ ہوگا"

پھر فرمایا "ہر ایک امت سے بذریعہ انکے نبی کے یہ عہد لیا گیا تھا" تو یہ اعتراض ہی فضول ہے کہ ثم جاء کم رسولؑ کا مصداق مسیح موعود کو ٹھہرانے سے آنحضرت کو تابع اور مسیح موعود کو متبوع بنانا پڑتا ہے کیونکہ اوّل تو مسیح موعود آہی نہیں سکتا جبتک آنحضرت صلعم نہ آلیں۔ دوم یہ ایمان و نصرت کا حکم حسب تشریح حضرت اقدس امت کے لئے ہے اور اسی بناء پر یہ اعتراض بھی لغو ہے کہ آنحضرت پر ایمان لانے والے اور آپکی نصرت کرنیوالے تو جملہ انبیاء قبل از آنحضرت اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لانیوالے اور آپ کے ناصر جملہ انبیاء مع آنحضرت صلعم۔

اب بتاؤ کہ مسیح موعود افضل ہوئے یا آنحضرت۔ کیونکہ یہ تو وہی بات ہے جو اربعین میں ہے:۔

"تم نے وہ وقت پایا ہے جسکی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا"

اب آپ ہی کے الفاظ دُہراتا ہوں کہ آنحضرتؐ کی بشارت تو

آنحضرت سے قبل کے انبیاء نے دی اور مسیح موعود کی بشارت آنحضرت سے قبل کے انبیاء نے بھی (حسب قول مسیح موعود) دی۔ اور آنحضرت صلعم نے بھی بشارت دی۔ اب بتاؤ کیا اس سے مسیح موعود کا افضل ہونا لازم آگیا ٭

**چوتھا الزام** یہ ہے کہ ہم مسیح موعود کو خاتم النبیین مانتے ہیں ٭

جواب یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہماری تحریر میں کہیں دکھا دو ہاں ہم یہ کہتے ہیں جو ایک غلطی کے ازالہ میں مرقوم ہے

"میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں" اور اسی سے مسیح موعود محمد است وعین محمد است کا مسئلہ حل ہوتا ہے کیونکہ خطبۂ الہامیہ میں لکھا ہے۔ حتی صار وجودی وجودہ اور فرمایا من فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رای۔ اور فرمایا۔ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

تعجب ہے کہ اسوقت سب خاموش ہے اور اب اعتراض کرتے ہیں۔ ہاں ہم مسیح موعود کو نبی آخر الزمان کہتے ہیں اگر ایسا کہنے سے آپ کا خاتم النبیین ہونا لازم ہوتا ہے تو جاؤ پہلے محمد علی کا گریبان پکڑو۔ اور اس سے پوچھو کہ تم نے اپنے ریویو میں یہ کیوں شائع کیا ٭

پیشگوئی کے بیان میں اوپر مذکور ہو چکا کہ نبی آخر الزمان کا ایک نام رجل من ابناء فارس بھی ہے (ریویو جلد ۶ نمبر ۳ صفحہ ۹۸) پھر صفحہ ۹۹ پر ہے کہ:۔

"اس نبی آخر زمان کے دعوٰی کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں"

غرض یہ بھی ہمارا لفظ نہیں بلکہ سب سے پہلے یہ لفظ اسی نے استعمال کیا جو اب سب سے پہلا منکر ہے ٭

**پانچواں الزام** یہ ہے کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا "تحریرات سے (کتابوں سے) مراد الہامات کا مجموعہ ہے تو وہ تو مسیح موعود کا بھی ہے" × × × یہ کہہ کر کیا اس فاسد عقیدہ کی جو بالآخر قرآن کریم کی تنسیخ کا موجب ہوگا۔ بنیاد نہیں رکھ دی ؟

جواب "اگر" موجود ہوتے ہوئے پھر بھی الزام دینا ہو یہ سخت بے انصافی ہے۔ کل کو تم "گر کفر این بود بخدا سخت کافرم" کی بنا پر کہدو گے کیا اس سے مسیح موعود نے نعوذ باللہ اپنے کافر ہونے کی بنیاد نہیں رکھ دی۔ دوم تم بتاؤ کہ اربعین میں ہے

"شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی"

حضرت مسیح موعود کے مندرجہ بالا سطور لکھنے سے اگر قرآن کریم کی تنسیخ کی بنیاد پڑتی ہے تو پھر ان سطور سے بھی پڑ سکتی ہے ٭

اخیر میں۔ میں اپنے بھائیوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنا کام کئے جائیں۔ یہ بھیانک آوازیں ہمیں اپنی طرف متوجہ کر کے منزل مقصود سے روکنا چاہتی ہیں مگر ہمیں کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے اور اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے ٭

## غسلِ صحت

فاروق میں میری ایک نظم چھپی تھی جس کا مطلع تھا

ے چاند بدلی میں چھپا رہتا ہے غمناک ہوں میں
پھر نہ جب تک وہی جلوہ ہو تہ خاک ہوں میں

اور آخری بند تھا:۔

منقل عشق سے نکلینگے شرارے کچھ اور
میری بے صبری کے دیکھو گے نظارے کچھ اور

اللہ نے اسکے شائع ہونے کے بعد دوسرے دن ہی میری فریاد سنی جسکے شکریہ میں آج یہ نظم شائع کرتا ہوں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ واقعات سلسلہ اس پیرائے میں بھی جمع ہوتے جائیں ٭

چاند بدلی سے نکل آیا مبارک ہووے
چاندنی صحن میں دیکھے جسے کچھ شک ہووے
شکر صد شکر کہ عرضی مری منظور ہوئی
انتظار آپ کے انفاس کا کب تک ہووے
جوں جوں سنتا تھا میں احوال مزاج اقدس
کیا کہوں میرے کلیجے میں جو دھک دھک ہووے
جسم سے روح جدا ہو تو کچھ افسوس نہیں
ہاں تعلق نہ تری ذات سے منفک ہووے
جو مٹاتا ہے زمانہ تو مٹا دے مجھکو
لوح دل سے نہ ترا نام مگر حک ہووے
کفش بردار کی شوکت کا ترے کیا کہنا
جیسے سعد بن ابی بکر اتابک ہووے
ہر جگہ فیض ترا۔ نام ترا۔ کام ترا
انگلستان ہو پنجاب ہو۔ رہتک ہووے
میں تو سینے سے لگا لوں اسے آنکھوں پر رکھوں
جو ترے ہاتھ کی لکھی ہوئی توزک ہووے
یا الٰہی کوئی اچھا سا عمل ہو مجھ سے
میری جان رہن ہے جلدی سے کہیں فک ہووے
وہ مرے دل میں مری آنکھوں میں رہتے ہیں سدا
دور ہو کوئی تو جانا بھی وہاں تک ہووے
دل ہی دل میں وہ حضوری کے مزے لیتا ہے
جس کے نزدیک دوئی اثم بلا شک ہووے
میری دنیا تیری دنیا سے جدا ہے واعظ
کاش معلوم تجھے نکتۂ مدرک ہووے
آج احباب کو اکمل یہ بشارت دیدو
چاند بدلی سے نکل آیا مبارک ہووے
منقل عشق میں جو آگ تھی گلزار ہوئی
میری بے صبری ہی چارہ گر بیمار ہوئی

## درس قرآن شریف

مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جماعت احمدیہ لاہور کے لئے درس دیا کرتے تھے۔ لیکن آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت ایک ماہ کے لئے جماعت امرتسر کے ہاں آگئے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں لاہور میں سید دلاور شاہ صاحب سلسلۂ درس کو جاری رکھینگے۔ خدا تعالےٰ ان کی ہمت میں برکت دے اور علوم دین میں اور زیادہ ترقی کرے ٭

آمین

# حضرات! میں نے بیعت کرلی

از حکیم ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائلپوری

## مسیح موعود کی وفات پر میری حالت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات نہ تھی بلکہ ایک انقلاب عظیم تھا۔ زلزلۃ الساعت کا پیش خیمہ تھا آپ کی وفات پر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا وہ شعر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر انہوں نے پڑھا تھا مجھے خوب یاد تھا۔ کنت السواد الناظری فعمی علیک الناظر من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر۔ میں اس وقت لائلپور میں تھا۔ وفات کا نام سنکر میری حالت دیوانوں سے مشابہ تھی۔ بار بار تبصرہ دیکھتا۔ غلام حلیم اور ثناء اللہ کے متعلق پیشگوئی پڑھکر میری روح میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صدا بلند ہوتی تھی جو میرے تمام بدن پر لرزہ پیدا کردیتی۔ اس کے خیال گنبد میں سے مجھے یہ صدا بلند ہوتی اور گونجتی ہوئی سنائی دیتی جیسے کوئی کہتا ہو کہ مسیح موعودؑ ہرگز فوت نہیں ہوئے واللہ جو یہ کہیگا کہ مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوگیا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ بظاہر چنیوٹ بازار کے چوبارہ کی بلندی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مگر میرا دل غم کے انتہائی گڑھے میں تھا۔ میری آنکھوں کے آنسو میرے دل کی آگ کو جو جدائی کی دیاسلائی سے لگائی گئی تھی کچھ بھی نہ بجھا سکے۔ یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا مسیح موعود علیہ السلام (نعوذ باللہ) مفتری تھا۔ مگر اس غیرت مند اور میرے دل کے ہر ایک ذرے کی طرف سے نہایت ہی حقارت اور نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے الفاظ کا جواب میرے علم تجربہ مشاہدہ اور سب سے بڑھکر خدا کے فضل سے جس طرح کہ مدت ہوئی اس سے پیشتر دندان شکن دیا تھا اب بھی دیا بلکہ پیشتر سے بھی کچھ قدم آگے بڑھکر۔ اس سوال کے جواب میں میرے جسم اور میری روح کا ہر ذرہ کہہ رہا تھا اگر وہ مفتری تھا تو کوئی نبی صادق نہیں ہوسکتا۔ اور پھر خدا کی ہستی کا ثبوت اور حق و باطل کا معیار دہریہ اور سوفسطائی کے خیالات کا مجموعہ ہوگا۔ چونکہ خدا ہے کے عقیدے کو دنیا کی کوئی طاقت بھی میرے دل سے نہ نکال سکتی تھی اس واسطے میرا یقین مسیح موعودؑ صادق نبی اور امتی ہے۔ خدا کی ہستی کے ساتھ لازم و ملزوم ہوگیا۔ اور اس طرح میں نے سمجھ لیا کہ بظاہر دہوکہ دینے والے خیالات جو اس وقت پیدا ہوتے ہیں میری کم علمی یا میرے دماغ کی پریشانی کیوجہ سے ہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت میرے دل میں ان فقرات کا القاء یہ فیض بھی اسی نہ بھولنے والے جری اللہ فی حلل الانبیاء کی تعلیم اور اس کی صحبت کا اثر تھا۔

## بیعت خلافت کا فیضان

آخر فرعونی خیالات کا گروہ جو میرے غریب مسکین دل کو اپنی غلامی کے حلقہ میں لینے کی کوشش میں تھا میری آنکھوں کے سامنے میرے دیکھتے دیکھتے خلیفہ اول مرحوم رضؓ کی بیعت کے صدقے سے نور ایمان کے سمندر اور اطمینان کے نیل میں صبح ہوتے ہی غرق ہوگیا اور پھر میں نے دیکھا کہ میں اس میدان میں قدم زن ہوں۔ جہاں اعتراضات کے گھوڑوں کے پاؤں جم نہیں سکتے کیونکہ میرے لئے قرآن پاک کی روحانی غذا من اور سلوٰی سے زیادہ مجھے طاقتور بنا رہی تھی۔ ثناء اللہ کی ٹین ٹین ٹش اور دیگر اوہام باطلہ کا جواب خود بخود سوجھنے لگ گیا اور اسی طرح بیعت کے بعد ہم تمام ان حملوں سے محفوظ ہو گئے جو کسی بے کس جسم پر وارد ہوکر اس کی ہلاکت کا باعث ہوجایا کرتے ہیں۔ میرا اس واقعہ سے اس نتیجہ کو اخذ کرنا بے جا نہ ہوگا کہ بیعت کے بعد خیالات خبیثہ اور اوہام باطلہ کا لشکر خلیفہ کی پاک صحبت تعلیم اور اس کی دعا کے اثر کی ذوالفقار سے تسیت و نابود کیا جاسکتا ہے ورنہ ان سے محفوظ رہنے کا اور کوئی طریقہ نہیں۔

## میری غلطی کہ میں قادیان سے علیحدہ ہوا

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں بے حد کمزور ہوں مجھے اس بات کے ماننے میں عذر نہیں کہ میں قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہوں گویا بالکل ایک کمزور بچہ کی مثال ہوں لیکن مگر میں اس بات کو ہرگز مان ہی نہیں سکتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام جری اللہ فی حلل الانبیاء یا اس کا قائم کردہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ تھا۔ لاریب یہ خدا کا پاک گروہ ایک صادق کی معرفت قائم ہوا ہے ہمیں اس امر میں اپکسی کے مشورہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ معیار جو کسی صادق کی صداقت کے لئے مقرر کیا جاسکتا ہے۔ وہ مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعوے دنکا موید ہے۔

مجھے اس امر کی پرواہ نہیں کہ کوئی شخص میرے ذاتی نقائص پر حملہ آور ہوگا یا اس قدر میری ہڈیوں کا چورا کریگا کہ مجھے مشکل سے اس کے منہ سے اپنے استخوان کو چھوڑانا ہوگا۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور ہوں نالائق ہوں۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ سچ ہے کہ مجھے جہنمی زندگی کا رنگ دیکھنا نصیب ہوا۔ مگر معلوم نہیں کس گناہ کی پاداش میں۔ مجھے بعید ابتلاؤں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور ایسا بھی کہ انکا تصور بھی میرے جسم پر رعشہ پیدا کردیتا ہے۔ مگر مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ ضرور میری ہی کسی نہ کسی بدعملی کا نتیجہ ہوگا کہ میں قادیان کی پاک اپنی بڑی عزیز اپنی آرام جان شریف اور نیک بستی سے جدا ہوا۔ آہ وہ کونسی گھڑی تھی۔ اے میرے خدا وہ رب وہ کونسی ساعت ہوگی کہ میں پھر اس کا پاک چہرہ دیکھونگا۔ اے میری بے کسی کی حالتوں کے رفیق وہ دن جلد لاکر میری آنکھوں کے سامنے جلوہ روح افزا ہو۔ میں ہوں اور قادیان۔ اے میری آہ وزاری مجھے یہ بتائیو۔ کب رحم کھائیگا وہ میرے حال زار پر۔ قادیان اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا دارالخلافہ ہے۔ قادیان ام القریٰ ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہے اب قادیان ہے کیونکہ یہیں سے اسوقت ایک نور نکلا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو دنیا پر عیان کررہا ہے۔ میری پیاری قادیان تو اس وقت دلھن ہے خدا کی قسم کہ تیرے بالوں میں آیت قرآنی کے موتی بال بال پروے گئے ہیں۔ تونے تقویٰ کا نیا لباس پہنا ہے۔ اس اسلام کی کامیابی کا سہرا تیرے ہی سر رہیگا۔ ہاں ہاں تو ہی خدا کے محبوب کی دلھن مجسم پاک اور نیک ہے ۔

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے
تجھ پر خدا کی رحمت ہر دم مدام ہووے

## یہ فراق تمہید وصال تھا

میں قادیان سے کیوں دور ہوں۔ مجھے معلوم نہیں۔ مگر ہے میری ہی بدعملی کا باعث۔ میں جب پنجاب سے چلا تو اگرچہ

سلہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ یہ مصرع نہایت ہی اخلاص بھرے دل سے نکلا ہے۔ کیونکہ قادیان کے بعض ننھے ننھے بچے اس کو گاتے پھرتے ہیں۔ میں جب کبھی یہ مصرع سنتا اور ساتھ ہی مجھے آپکی قادیان سے علیحدگی کا خیال آتا۔ تو سخت صدمہ ہوتا۔ خدا کا شکر ہے کہ صبح کا بھولا شام کو گھر آگیا۔ عفا اللہ عنک

میری نیت کا بنیادی پتھر نیکی پر تھا۔ مگر کیا معلوم تھا عسٰی ان تحبوا شیئًا وھو شر لکم کی کوئی تفسیر مجھے معلوم ہونی تھی۔ ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال۔ کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال۔ جہاں خضر علیہ السلام کی کشتی تصویر نے کشتی میں عیب ڈالکر غاصب بادشاہ سے محفوظ رہنے کی ایک بات پیدا کی تھی۔ وہاں شاید میرے بڑے گناہوں کی عیب دار زندگی سے شیطان کی حکومت ارتداد سے مامون رہنے کا ایک طریقہ خدا کی طرف سے ظاہر ہوتا تھا۔ کیونکہ مجھے یہ تجربہ معلوم ہے کہ عجب کے مرتد کر دینے والے اجرام تصوف کی انتہا پر مرض دق کا باعث ہو کر صوفی کی جان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

## میرا سفر اور طرز تبلیغ

الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست۔
آمد آخر زپس پردہ تقدیر پدید۔

میں نے ارادہ کیا کہ ہندوستان کا سفر اختیار کروں۔ اور ہر جگہ جہاں کہیں جاؤں اسلام کی صداقت کا وعظ کہتا رہوں مگر ان خیالات کے ساتھ جو بزدلانہ رنگ میں پیش کئے جا سکتے ہیں جو اگرچہ لا الہ الا اللہ کی صداقت میں ہی ہوتے ہیں مگر زمانہ کی ضرورت اور مرض کے حقیقی علاج سے بکلی مغائر اور مخالف ہوتے ہیں۔ جن کا اثر میرا تجربہ اور دنیا کالندتی مشاہدہ بے اثر ثابت کر چکا ہے اور جن کے اختیار کرنے سے دوسروں کی اصلاح شدہ زندگی خراب اور نہایت ہی قابل شرم ہو جاتی ہے۔

## خواجگی طرز تبلیغ کے نقائص

میں خدا کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ وہ مومنانہ حرکت اور زندگی بخش جنبش جو احمدیت کی اشاعت میں مل سکتی ہے وہ منافقانہ سیاسی پہلو لئے ہوئے اور دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنے کی ٹٹی کی آڑ والی تبلیغ میں ہرگز ہرگز نام تک کو بھی نہیں پائی جاتی سندھ کا علاقہ تمام گجرات اور کاٹھیاوار کا احاطہ بہت کچھ حصہ مارواڑ میں میرے وعظ ہوتے رہے اور میری تقریر کے پروانے میری مجلس میں سینکڑوں اور ہزاروں جمع ہو جاتے تھے واہ واہ اور سبحان اللہ کا نعرہ بھی بلند ہو کر ہوا میں بجلی کی طرح کوندتا رہا میری آؤ بھگت بھی مرشدانہ رنگ میں کی جاتی رہی میرے پاؤں دبانے والے بھی مجھے ہر مقام پر ملجایا کرتے تھے۔ مگر میں اپنے خیال میں اور صرف اپنے ہی خیال اور تصور میں احمدی تھا۔ اکثر خیال کرتا کہ اسلام کی صداقت کا یہ نہایت ہی احسن طریقہ ہے۔ مگر جب میں قصہ گو نفس پرست لغو اور بیہودہ روایات کے واعظان فلوس اور مولویان نان خطائی کی طرف دیکھتا تو میں اپنے سے کہیں بڑھ کر ان کی خاطر و مدارات میں قوم کو مستغرق دیکھتا اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ پرانے اور میں نیا تھا۔ حتیٰ کہ بے حد غور اور فکر کرنے کے بعد بھی مجھے کوئی مابہ الامتیاز معلوم نہ ہوتا۔ واللہ احمدیت کا ذکر چھوڑ کر میں نے جو تبلیغ کی اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور میں نے کچھ نہیں دیکھا کہ سفر عمدگی سے کٹ گیا۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ بغیر اس کے بھی کٹ سکتا تھا۔

ریاست بڑودہ میں میرے متعدد وعظ ہوتے رہے لوگوں کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ میری تقریر کے پروانے ہو رہے تھے۔ میں متواتر چار ماہ اسلام کی صداقت کا وعظ کہتا رہا قرآن کے اسرار و معارف جو مجھے معلوم تھے بیان کرتا رہا۔ مگر میں دیکھتا تھا کہ جلسہ میں واہ واہ کہنے والے ایک کان سے سنتے تھے اور دوسرے کان سے اس کو خارج کر دیتے میری چار ماہ کی محنت مرغن شوربوں اور سفید سفید فرنی کی رکابیوں میں ختم ہوگئی۔ مگر ایک دفعہ چند لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے بیعت کی درخواست کی میرے انکار پر جب اصرار کی کوئی حد نہ رہی تو آخر میں نے ان سے کہدیا کہ اب اس وقت مسیح اور مہدی کی بیعت کے سوا دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ وہ مہدی کا امام اور آنحضرت صلعم کا خاتم الخلفا مقرر ہو کر مسیح اور مہدی کے خطاب سے خدا کی طرف سے مخاطب ہے۔ اور وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہو کر کسر صلیب اور قتل خنزیر کے کام کو پورا کر چکا ہے پس اگر تم کو بیعت کرنی ہے تو صرف اسی کی بیعت کرو۔ جس کا نائب یا خلیفہ اس وقت اس کے نام ہاں اور صرف اسی کے نام کی بیعت لے رہا ہے۔ یہ مجھے معلوم تھا کہ خلافت مسیح کا ہونا ضروری ہے۔ اور خلیفۃ المسیح کی بیعت در اصل احمد کے نام کی ہی بیعت ہے اگرچہ وہ اپنے نام پر ہی کیوں نہ بیعت لے۔ پیشگوئی استعارہ ہے جس کے معنی وہی سمجھا سکتا ہے جس کو خود خدا سمجھائے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضٰی من رسول

چار ماہ کے متواتر وعظوں کا جو نتیجہ ملا وہ عرض کر چکا ہوں۔ مگر میری دو منٹ کی گفتگو نے جو احمدیت کے متعلق تھی یہ اثر پیدا کیا کہ ایک روح جو سعید تھی۔ اسی وقت لرزتی ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم علیہ السلام کی بیعت کے لئے تیار ہو گئی۔ اگرچہ باقی اشخاص مجھ سے بدظن ہو گئے تھے ان کی نفرت سے بھری ہوئی نگاہیں مجھے دور سے ہی معلوم ہو جاتی تھیں مگر اس نفرت کا مجکو کچھ بھی اور اتنا بھی رنج نہ تھا جتنا ان کو مجھ سے اس امر میں نفرت کرنے سے ہوا ہوگا۔ میں اپنے دل میں اس وقت ایسا خوش تھا کہ لوگوں کی نفرت کو محبوب کی پیاری نگاہوں سے تعبیر کر رہا تھا جو کسی مردہ دل عاشق کی زندگی کی روح ہوتی ہیں۔ غرض میں وہاں سے سورت میں آیا۔ اس جگہ بھی میری قدر و منزلت ویسی ہی ہوئی جیسی دوسرے علاقوں میں ادنیٰ سے اعلیٰ تک جس قدر مسلمان تھے وہ تمام مجھے اس عزت کی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ جو وہ کسی اپنے معزز کے لئے مخصوص کئے ہوئے تھے مگر آہ افسوس انہیں مستانی اور خطرناک آنکھوں نے مجھے تھپک کر سلانا شروع کیا۔ جن کو میں دل ہی دل میں سمجھ رہا تھا۔ کہ یہ احمدیت کی اشاعت میں معاون اور مددگار ہونگی میں یہ خیال کئے ہوئے تھا کہ آہستہ آہستہ میں انکے دلوں کو صاف کر لونگا اور کم از کم اس بدظنی کو ضرور رفع کر دونگا جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعووں کی نسبت ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ اور اس طرح میں مومن کو کافر سمجھنے والی ناسمجھ قوم کو اتنا تو سمجھا سکونگا کہ احمدیت اسلام کی دشمن نہیں بلکہ وہ اس کی اور صرف اسی کی ترقی کی سچی اور پاک ہوا ہے جو عین ضرورت حقہ پر گلستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلکر دنیا میں پھیل جانے والی ہے، اور دنیا کے ان مذہبی باغیچوں کو بھی سرسبز کرنیوالی ہے، جو اگرچہ خزاں سے مرجھا گئے ہیں اور بے برگ و بار پڑے ہیں۔ مگر ان میں کچھ کچھ زندگی کی روح باقی ہے ویل اور افسوس ہے تو صرف اسی پر جو بالکل سوکھ

گیا ہے وہ کاٹا جائیگا۔ اس کی جڑ تک نہ رہیگی۔ اور وہ ہمیشہ کی آگ میں جھونک دیا جائیگا جہاں سے وہ راکھ ہو کر نیست و نابود ہو جائیگا ۔

## میری توبہ

مگر آہ میں اپنے اس مجتہدانہ خیال سے اس وقت خود نادم ہوا جب میں نے دیکھا کہ جس کو میں تریاق تصور کر رہا ہوں اور سمجھ رہا ہوں۔ کہ وہ دوسروں کے واسطے زندگی بخش ہوگا وہ خود میری ہی زندگی اور قوت کا دشمن ہو کر زہر ہلاہل ثابت ہو رہا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دوسروں کے میل جول نے مجھے اس قدر غافل کر دیا۔ کہ اب اس غفلت کا تصور بھی میری پیشانی سے شرمندگی کا پسینہ اس قدر بہاتا ہے۔ کہ میری تدبیر کا کوئی رومال اسے صاف نہیں کر سکتا۔ غرض میرا دل اپنے اعمال سیاہ پہ خود پشیمان ہے ۔

اب اس وقت میں نہایت ہی نادم ہو کر خدا کے حضور گڑگڑا التجا کرتا ہوں کہ الٰہی میں کمزور کرم خاکی ہوں تو اپنی صفت کریمی اور غافر الذنب کا پرتو اخلیفۂ ثانی حضرت بشیر الدین محمود احمد علیہ السلام کے صدقے سے مجھ پر ڈال اور وہ دن قریب کر کہ میں ہوں اور قادیان ہو۔ القصہ چار سال سے مجھے موقعہ نہ ملا کہ میں قادیان کے کسی اخبار کو دیکھتا تا ان سے کوئی مفید نتیجہ اخذ کرتا۔ ہاں کبھی کبھی پیغام صلح کے دیکھنے کا موقع مل جاتا رہا۔ یا شاید دو چار دفعہ الحق کے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اسی بنا در صرف اتنی معلومات پر میں نے ناسک سے ایک مضمون پیغام صلح میں تحریر کیا تھا۔ جو کھلی چٹھی کے نام شائع ہوا جس کا جواب مجھے میرے خیال اور وہم کے خلاف ملا۔ اس میں شک نہیں کہ میرے خیالات اور میری طبیعت کا رجحان مولوی محمد علی صاحب کی طرف ضرور تھا۔ اگرچہ میں نے بیعت نہ کی تھی۔ خلافت کا بھی ابتدا سے ہی قائل تھا کہ ایک خلیفہ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی جانتا تھا کہ خلیفہ بنانا اللہ کا کام ہے ۔

## خلیفہ ثانی کی بیعت کے وجوہات

مگر خدا بھلا کرے میرے محسن اور میرے پیارے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا انہوں نے میرے پاس حقیقت نبوۃ برکات خلافت منصب خلافت القول الفارق(?) وغیرہ وغیرہ کتب و رسائل روانہ فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ تو میں نے سب سے پہلے برکات خلافت کا مطالعہ شروع کیا جب چار ورق پڑھ چکا تو مجھے ضرورت محسوس ہو گئی کہ میں قدرت ثانی مصلح موعود خلیفہ ثانی حضرت سیدنا بشیر الدین محمود احمد علیہ السلام کی بیعت کروں چنانچہ اسی وقت میں نے بیعت کا خط لکھ دیا ہر شخص کا مذاق الگ ہے میں اپنے ذوق کی بات لکھتا ہوں شاید کسی کو پسند ہو۔ اور تا دوسروں کو معلوم ہو کہ میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو کن وجوہات سے خلیفۃ المسیح مان لیا ہے۔ ان امور کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

۱ تحریر کا رنگ ظل ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا ۲ ایک ضروری اور نہایت ضروری امر کو ذہن نشین کرانے کے لئے بار بار اس کو مختلف پیراؤں میں بیان کیا جاتا ہے ۳ تحریر میں مومنانہ شان اور متقیانہ جرأت پائی جاتی ہے اور وہ روح جو مومن کی نعم القرین ہوتی ہے۔ برابر موجود ہے۔ گویا دل پایہ سے قرین ہے۔ ۴ مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے بالکل خلاف نہیں۔ بلکہ مجدد موید اور معاون تحریر ظاہر کرتی ہے۔ کہ کوئی ذاتی یا نفسانی خواہش مدنظر نہیں جس سے کوئی یہ سمجھ لے۔ کہ گادی بنا دی گئی ہے۔ ۵ ضرورت تھی کہ کوئی شخص ایسا بھی خدا کی طرف سے ہمیں ملجائے جو مسیح موعود علیہ السلام کے استعارات اور اس کے دعووں کے ضروری اسرار سے پورا واقف ہو کر ہمارے دماغ میں اس کی تعلیم کو اچھی طرح اتار دے الحمد للہ کہ یہ امر حضرت موصوف کی تحریر میں ایسا پایا جاتا ہے کہ جماعت میں اس وقت ایک شخص بھی مقابل کا نہیں ۶ آنکھ اس کی دوربین ہے۔ جو تحریر اور حقیقت نبوۃ کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے ۔

۷ اسلام کی اشاعت اور آنحضرت صلعم کی محبت کا طبیعت میں وہ جوش ہے جس کی ضرورت ہے اور اس طرح وہ کریم ابن کریم تحریر میں خاص برکت رکھتا ہے ۸ قرآن اور حدیث کے اسرار اور معارف اور ضروری تعلیم سے اتنی واقفیت ہے کہ جماعت میں ایک شخص بھی نہ ہوگا۔ الحمد للہ۔ ۹ طبیعت میں استقلال ہے ۱۰ تحریر میں قوت جاذبہ ہے ۔

تلک عشرۃ کاملۃ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

## ہمارا مرکز قادیان

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملو الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

جب سلسلہ احمدیہ سلسلہ محمدیہ کا ظل ہے تو خلافت کی کیوں ضرورت نہیں۔ کیا ایک مرکز پر قائم ہو کر کامیاب اور پھلدار درخت کا مقابلہ شجر خبیث بھی کر سکتا ہے جو مالہ من قرار کا رنگ رکھتا ہو۔ نہیں حضرت مسیح نے فرمایا ہے کہ ملکر کام کرو اور ملکے کام بغیر خلیفہ اور اس کے مرکز کے ہرگز نہیں ہو سکتا جماعت بغیر امام کے جماعت نہیں۔ خدا کی قسم ہم دنیا کو کبھی بھی نہیں جیت سکتے۔ جب تک ہمارا مرکز قادیان نہ ہو۔ عام دنیا میں اور خصوصاً ہندوستان میں احمدیوں کو لوگ قادیانی کہتے ہیں صرف یہی ایک لفظ ہے جس کے کہنے سے تمام مقصد ان کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ یہی وہ نام ہے جس کا اثر ہی دوسرا ہے۔ اور دوسرا کوئی نام بھی اس کے مقابلہ میں نہ تو زیادہ مشہور ہے اور نہ ہمارے مشن کو ظاہر کر سکتا ہے۔ جاؤ ہندوستان کا سفر کر جاؤ اور ہر ایک گاؤں میں پھر جاؤ۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ صرف ایک ہی لفظ قادیانی کیا جذب اور کیا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے موثر لفظ اور ایسی پاک جگہ کو چھوڑ کر کیا ہم کامیاب ہوں گے۔ ہرگز نہیں۔ ہم اپنا مشن اور اپنا فرض اسی کے ماتحت رہکر ادا کر سکتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ عرش کے قریب کی بستی (قادیان) میں کبھی بھی اور کسی وقت بھی باطل اپنا سکہ نہیں بٹھا سکتا اور نہ بٹھا سکیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ بروزِ محمد کے رتبہ کو تم کیا سمجھو یہ سمجھ خدا کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ دنیاوی علوم انکسا غورث وی مقراطیس وغیرہ فلاسفروں کا فلسفہ ہے جو حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے کا معیار بھی نہیں معلوم کر سکے ان کی قوت حسیہ اور عقلیہ محدود اور کمزور نے ثابت کر دیا خدا کے فرقان کی اتباع کرنیوالے ہی منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں۔ پس انکا مدعی اگر نبوت کے مسئلہ کو نہ سمجھے تو کچھ قباحت نہیں۔ مگر تعجب اس پر ہوگا۔ جو نبی کے فیضان سے مستفیض ہو کر بھی خاتم النبیین کے معنی کو نہ سمجھے ۔

مصلح موعود نے بڑا کام کیا کیونکہ مصلح موعود کے معنی ہی یہی تھے کہ وہ قدرت ثانی کے رنگ میں ظاہر ہوکر بعض امور کی اصلاح کریگا جیسا کہ خلیفہ ثانی کر رہے ہیں اور وہ مشن کی اشاعت کا خاص جوش رکھتا ہوگا۔ غلام حلیم کی شکل قادیان ہی میں پائی جائیگی۔ رہا یہ امر کہ اس کے وقت میں حق ترقی کریگا کچھ تو کر ہی رہا ہے۔ اور پھر ممکن ہے کہ ترقی کرنیوالا پودا جب عظیم الشان درخت کی صورت میں نمایاں ہوگا۔ اس وقت حق کے تمام دنیا میں پھیل جانیکا نظارہ ہم یا ہماری اولاد دیکھ سکے۔ اس وقت ہم خود بھی دیکھ رہے ہیں کہ حق کے ترقی کرنے کے آثار اس وقت بھی عیاں ہو رہے ہیں مدل اور نقری (Rule of Three) کے قاعدے سے ہم ذرا انصاف کی نظر سے دیکھیں کہ جب بائیس ۲۲ یا چوبیس سال کا محمود خلیفہ ثانی ہوگیا (حالانکہ خدا ہی نے اسے خلیفہ بنایا ہے) اور ہم تمام پر ہمارے دیکھتے دیکھتے فوق لیگیا ہے۔ اور اس وقت اسلام کی خدمت جو کچھ کر رہا ہے وہ عیاں ہے۔ پس جب وہ چالیس سال کا ہوگا اور پھر اس پر تبلیغ کی عمر بڑی عمر والا ہوگا تو وہ کیا کچھ کریگا۔ سمجھنے والے دل اور دماغ سمجھ کر خاموش رہ سکتے ہیں۔ پس ابھی سے بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی بنا پر اعتراض کرنا ایسا ہے جیسا بڑ کے چھوٹے سے پودے کو بڑ کا درخت نہ کہنا اور اس کی خلافت سے انکار کرنا ہے ؛

**آخری التجا**

بالآخر میں اپنے پیارے آقا کے پیارے آقا زادے داؤد کے وارث خلیفہ اول مرحوم رضی اللہ عنہ کی پاک صحبت میں رہکر اس کے اثر سے موثر ہوکر نور علی نور ہوکر خلیفہ ثانی کی شکل میں ظاہر ہونے والے حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب کے حضور میں اپنی غلطی بلکہ خطاؤں کا اعتراف کرتا ہوا معافی کا خواستگار ہوں اور دست بستہ ملتجی ہوں کہ میرے لئے دعا فرمائی جاوے کہ خدا جو خود غفور اور محافظ ہے میری حفاظت کرے اور میرے اٹھتے وقت اور ابتلا کی گھڑیوں میں میری دستگیری کرے۔ یہ عریضہ میں اپنے تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے روانہ کرتا ہوں جنکا نام پیغام والے مضمون کا ہیڈنگ تھا۔ یعنی چودہری عبداللہ خانصاحب بہلول پور اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکے اور جماعت احمدیہ فیروزپور وغیرہ اور ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ میرے لئے دعا خیر فرماویں ؛

# ماریشس سے مسٹر نوروبا

## سکرٹری جماعت احمدیہ کی دو ۲ چٹھیاں

**پہلی چٹھی**

جناب من اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولوی محمد علی صاحب کا اخبار "پیغام صلح" مجکو لگاتار پہنچتا ہے۔ میں نے ایک مضمون پڑھا ہے جس میں مولوی صاحب فرماتا ہے کہ مسیح موعود نے اپنے نہ ماننے والے کو کافر نہیں کہا۔ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ مولوی موصوف ابھی تک مسیح موعودؑ کی کتاب سے ناواقف ہے۔ اگر وہ اس شعر میں غور کرے جو کہ ازالہ اوہام میں ہے ؎

مولوی صاحب کیا یہی توحید ہے۔ سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیوں بنایا ابن مریم کو خدا۔ یہ سطریں بتا رہی ہیں کہ غیر احمدی مشرک ہیں اور شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ ان الشرک لظلم عظیم اور والکافرون ہم الظالمون۔ پس غیر احمدی شرک سے ظالم ہے اور ظالم کافر ہیں۔ پس غیر احمدی کافر ہوئے اس لئے پیغام کا پیغام غلط ہے۔ قرآن کا مفسر بنکر قرآن کے خلاف عقیدہ رکھتا۔ کیا یہی تفسیر ہے۔ جو یورپ کے داناؤں کے سامنے پیش ہوگی۔ میں نے سورۃ تین کی تفسیر پڑھکر بہت افسوس کیا۔ جو کہ بطور نمونہ مسلم انڈیا میں دی گئی ہے جہاں کہ موسوی اور اسلامی شریعت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور موسوی شریعت کو خشک انجیر قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہود نے مسیح کو قبول نہ کیا اور مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو سکتا ہے۔ اگر وہ قوانین شریعت کی پابندی نہ کریں اور مولوی صاحب مسیح موعود کا ذکر کھا گئے ہیں۔ تاکہ غیر احمدیوں کی طرف سے چندہ آوے۔ ورنہ منشا بہت بغیر ذکر مسیح موعود کے پوری نہیں ہو سکتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ امیر قوم نے اب حضرت مسیح موعودؑ کے مسیح ہونے سے بھی انکار کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

**دوسری چٹھی**

حضور دعا فرماویں کہ کام دور ہو تاکہ میں قرآن شریف پر محنت کر سکوں۔ اور فرائض کے لئے تیاری کر سکوں۔ کیونکہ میرے دل میں احمدیت پھیلانے کا سخت جوش ہے مجھے ان پر سخت رہ رہ کر افسوس آتا ہے۔ کہ کس طرح انہوں نے احمد کو دنیا پر فروخت کر دیا۔ یہ اب قرآن۔ حدیث اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ کر لوگوں کی رائن کو سند قرار دے رہے ہیں۔ ان کی مثال ٹھیک غیر احمدی علما کی سی ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے تفسیروں سے حیات مسیح ثابت کر رہے ہیں۔ قرآن حدیث اور کتب مسیح موعود کے ہوتے ہوئے کسی احمدی کی رائے کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ خواہ وہ عابد علی شاہ ہی ہو۔ وہ خود اپنے الہام کے برخلاف کر رہا ہے۔ کیونکہ اس کے الہام میں ہے۔ ویلک آمن کما آمنت برسول رب العالمین۔ تجھ پر افسوس ایمان لا جیسا کہ رسول اللہ پر ایمان لایا ہے۔ کیا رسول اللہ کے نہ ماننے والے بھی مومن ہیں اور کافر نہیں ہیں۔ کیا یہود و نصاریٰ کے پیچھے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ کیا یہود و نصاریٰ کے بھی جنازے پڑھ سکتے ہیں۔ کیا یہود و نصاریٰ کو بھی لڑکیاں دے سکتے ہیں افسوس شاہ صاحب پر کیوں اپنے الہام کے خلاف لکھ رہے ہیں ؛

**تیسری چٹھی ایک غیر مسلم کی**

ہمارے پیارے حضرت صاحب حضرت صاحب کو ہماری طرف سے بہت منتی کے ساتھ سلام پہنچے جب حافظ مولوی صاحب آئے ہیں ان کا بات سنکر میں نے بہت خوشی میں رہتا ہوں۔ اور آپ کا جو سبھا اور سوسائٹی ہے اس میں ہمیشہ بیٹھا کرتا ہوں۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ کچھ دنوں میں یہاں آپ کا سوسائٹی جاری ہو جائیگا۔ ہمارے دیکھنے میں آتا ہے۔ اور آپ ہمارے لئے پرمیشور سے دعا مانگئے۔ جس میں ہم کو جوش ہووے۔ اور ہمارا فکر چھوٹے آپ سے میرا یہی عرض ہے۔ میں تو یہاں کا باشندہ ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ کی دعا سے کوئی دن میں آپ کا درشن ہو جاوے اس سے اور کچھ نہیں ہے دنیا میں۔ آپ کا داس۔

راج کمار انکو پانڈے۔ رودربل ماریشس

## نئی احمدی انجمنیں کیا کر رہی ہیں

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے۔ تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

دو سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ کہ حضرت مولوی سیدنا نورالدین خلیفہ اول کی وفات حسرت آیات پر جب حضرت سیدنا میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے خلافت کا گران بار اپنے کندھوں پر اٹھایا اس وقت بعض فتنہ پرداز لوگوں نے جماعت کو منتشر کرنا چاہا۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت نہ کی اور آپ کی مخالفت پر زور سے اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے جماعت کو بیعت کرنے سے روکنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا جس طریق سے بھی ہو سکا انہوں نے سعی بلیغ سے اس معاملے میں کام لیا۔ لیکن خدا۔ وہ خدا جو اپنے بندوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ جو اپنے پیاروں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہوتا ہے۔ اور اپنے پیاروں کو ہر ایک میدان میں جوان کو اپنے دشمن کے مقابل پیش آتا ہے مظفر و منصور کرتا ہے اس خدا نے اپنے پیارے خلیفہ کی بھی مدد کی۔ اور اس کے دشمن کے مقابلے میں اس کو فتح و نصرت عطا فرمائی۔ دشمن لوگوں کو بیعت سے روکتا تھا خدا نے نہ صرف ان لوگوں کو بلکہ دور و دراز ممالک کے رہنے والوں کو بھی آپ کی بیعت میں داخل کیا۔ وہاں احمدیہ سلسلہ کی انجمنیں قائم ہوئیں۔ وہ انجمنیں کس قدر اپنے کام میں مصروف ہیں۔ ناظرین ان اقتباسات سے جن کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ اندازہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ پرانے اقتباس ہیں۔ تاہم اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ نئی انجمنیں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

### انجمن احمدیہ سیلون

انجمن احمدیہ سیلون کا ایک خاص جلسہ بصدارت مسٹر ٹی۔ کے۔ لائی تاریخ ۱۹ دسمبر ۱۹۱۵ء سلیو ریلینڈ میں منعقد ہوا مجلس میں علاوہ دیگر حاضرین کے۔ سی۔ ایچ۔ مناسا بی۔ اے ستھیمن۔ بی ڈبلیو۔ لائی۔ ٹی۔ اے جباح شیخ قادر حسین شیخ نورالدین۔ ٹی اے۔ محمود ملان۔ سید عثمان ایس مجید خان۔ ایس آر۔ جو تھہ وغیرہ احباب بھی موجود تھے سکرٹری ترقی اسلام کے خطوط پڑھے گئے۔ بعد ازاں محمد جمال الدین سیلونی۔ ملائی۔ طالب علم مبلغین کالج قادیان کا خط پڑھا گیا۔ ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوا کہ سیلون کے تمام احمدی مسلمان صاحبزادہ عبدالحی ابن خلیفۃ المسیح اول کی وفات حسرت آیات پر پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہیں

ریزولیوشن پیش کر پاس ہوا۔ کہ کمیٹی آئندہ اجلاس انجمن کے لئے جو جنوری میں ہوگا جلسہ گاہ کا انتظام کرے۔ یہ ریزولیوشن بھی پیش ہو کر پاس ہوا کہ غیر احمدی احباب کو اسی مجلس میں بطور ہمدرد ہونے کے لحاظ سے بالائیری ممبر بنا کر آنکی اجازت حاصل ہو۔ تاکہ وہ اسلام میں احمدی قوم کی صداقتوں کا مطالعہ اور ان کی چھان بین کر سکیں۔ بعد ازاں سی ایچ مناراے نے ”حقیقی دانائی بمقابل جوش بے جا“ کے مضمون پر لیکچر دیا۔ انہوں نے اپنے مضمون کو قرآنی آیات کے ساتھ خوب واضح کر کے بیان کیا۔ آخر میں پریزیڈنٹ نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور مجلس عام شکریہ کے ووٹس کے ساتھ ختم ہوا۔

۲۔ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۱۶ء بوقت دس بجے صبح بصدارت جناب ٹی۔ کے لائی وکینڈ میں انجمن احمدی کولمبو کا اجلاس منعقد ہوا سکرٹری ترقی اسلام قادیان کے خطوط پڑھے گئے جن میں چودہری فتح محمد سیال کے انگلینڈ سے روانہ ہونے کی بابت لکھا تھا۔ مختلف لوگوں اور ممبروں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے تھے اور قرآن شریف کے پہلے پارے کی پچاس جلدیں روانہ کرنے کی اطلاع تھی۔ ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے (۱) کولمبو میں مسٹر سیال کے لیکچروں کے سلسلہ کا انتظام کیا جائے (۲) قادیان سے آئے ہوئے جوابات سے اطمینان ہوا (۳) پچاس کا پیان حسب دستور فروخت ہوں۔

صاحب پریزیڈنٹ نے بیان فرمایا کہ یہ قرآن جسے عربی اور انگریزی کے ماہروں کی ایک کمیٹی نے ترجمہ کیا ہے بلحاظ فوائد احمدیہ مشن کی ایک یادگار ہے۔ اور اس نے مذہب اسلام کی صحیح حالت کو انگریزی زبان میں پیش کیا ہے۔ شیخ نورالدین اے۔ ایچ قاسم۔ اے اے بمقرونا۔ اور اے ایچ وجیا وغیرہ اصحاب نے بھی مذکورہ بالا بحث میں حصہ لیا۔ اس کے بعد سی ایچ مناراے نے ”پلیگ کا ٹیکہ اور احمدی“ کے مضمون پر لیکچر دیا مسٹر اے ایچ ویرا نے شکریہ کا ووٹ تجویز کرتے ہوئے کہا کہ انجمن کو اپنے ریفارمر کی تحریرات تامل زبان میں شائع کرنی چاہئیں۔ مسٹر سید قادر حسین جو کہ ٹیچنگ آف اسلام کا تامل میں ترجمہ کر رہے ہیں آپ اس ترجمہ کو آئندہ اجلاس میں پبلک کے سامنے پڑھ کر سنائیں گے۔ میٹنگ دعا پر ختم ہوئی ۔

## احمدیان ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

الفضل مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۱۶ء

میں اخویم محمد عثمان صاحب لکھنوی کا اخلاص نامہ پڑھکر بیحد مسرت ہوئی۔ میں نے ابھی حال میں ایک عریضہ کے ذریعہ جناب مخدومی مولانا شیر علی صاحب کی خدمت میں اس صوبہ کے تبلیغ کی طرف متوجہ منعطف کرنے کے واسطے عرض کیا تھا جس کا جواب مولانا موصوف نے جو کچھ تحریر فرمایا وہ بجائے خود ایک مضمون ہے۔ جو انشاء اللہ اگر ہم سب احباب برادر محمد عثمان صاحب کی تجویز کے مطابق جمع ہوئے تو پیش کروں گا اس وقت تو صرف اس قدر عرض کرنا ہے کہ مجکو برادر محمد عثمان صاحب کی تجویز سے کامل اتفاق ہے۔ اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ کب اور کہاں جمع ہو کر اس مسئلہ پر گفتگو کیجاوے اس کی بابت میری رائے ناقص میں جو کچھ آیا ہے۔ وہ عرض کئے دیتا ہوں۔ کہاں کا سوال تو یوں حل ہو جاتا ہے۔ کہ دارالامان سے بہتر مجکو اور کوئی جگہ نظر نہیں آتی جہاں ہم سب جمع ہو سکیں۔ کیونکہ وہاں حضرت فضل عمرؓ کی موجودگی ایک ایسی نعمت ہے جو کسی دوسری جگہ میسر نہیں آسکتی ہے۔ پس اب صرف کب کا سوال باقی رہتا ہے۔ اس کیواسطے میری رائے میں ایسٹر کی تعطیل کا موقع قریب آرہا ہے اگر تمام احباب ابھی سے وقت نکالیں تو بہت آسانی سے ایسٹر کی تعطیل میں دارالامان میں جمع ہو سکتے ہیں اس کے متعلق بیج کے طور پر تمام احباب ایک دوسرے سے خط و کتابت کے ذریعہ

# فتاویٰ احمدیہ

از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل

## سود کے متعلق

(۱) سود کسے کہتے ہیں۔ اور کون کونسی حالت میں سود کیا جا سکتا ہے۔

(۲) زمین یا مکان کا رہن لینا اور پھر اس کا منافع آمدنی یا کرایہ سے وصول کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) اگر کوئی شخص زمین رہن لیکر بجائے اصل رہن کے کسی دوسرے شخص کو کاشت کے واسطے دیدے تو وہ بھی سود ہی ہے۔ یا کیا۔

(۴) زمین یا مکان کو کس حالت میں کرایہ پر دے سکتے ہیں۔ کہ سود نہ سمجھا جائے۔

**جواب** (۱) خرید و فروخت یا قرضہ کی صورت میں ایک دی ہوئی مالیت کے عوض میں جو مالیت لیجائے اس کے علاوہ اسی خرید و فروخت یا قرضہ کی بنا پر جو اور ایسی مالیت لی جائے جس کے مقابلہ میں نہ تو کچھ مالیت ہو۔ نہ عمل یعنی محنت ہو۔ نہ تبرع یعنی حسن سلوک کے طور پر دیجاتی ہو۔ اور نہ ہی اس بلا معاوضہ مالیت کے مقابلہ میں اسے حاصل کرنے والا شخص اس خرید و فروخت کے نقصان کا ذمہ دار ہو۔ ایسی مالیت کو سود کہتے ہیں

(۲) زمین اور مکان کی حفاظت پر یا اس سے منافع حاصل کرنے کے لئے اس زمین یا مکان پر جو کچھ خرچ کرنا پڑتا ہو۔ اگر اس کا ذمہ دار مرتہن ہو۔ تو وہ اس زمین یا مکان سے نفع حاصل کرنے کا بھی مجاز ہے۔ ورنہ نہیں۔

(۳) مرتہن جب خرچ کا بھی ذمہ وار ہے۔ تو وہ خواہ خود مال مرہون کو عمل میں لائے یا راہن کو دیکر منافع اور اخراجات کا خود ذمہ وار رہے۔ یا کسی اور کو کرایہ پر دے اسے اختیار ہے۔

(۴) سود اسی صورت میں سمجھا جائیگا۔ جب مرتہن اخراجات کا ذمہ وار نہ ہو۔

## پٹواریوں کی آمدنی

(۱) فصلانہ کی آمدنی جو پٹواری کو حاصل ہوتی ہے۔ گو افسران کے علم میں ہو اور وہ اس پر گرفت نہ کرتے ہوں۔ اور گو اسی بنا پر انہوں نے پٹواریوں کی تھوڑی تنخواہوں کو ان کے لئے کافی سمجھا ہوا ہو۔ تاہم وہ رشوت میں داخل ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے ظاہر فرمایا ہے۔ جب افسران کے پاس اس بات کی شکایت پہنچے تو وہ اس شکایت کو بجا قرار دیکر اس فصلانہ کو رشوت میں ہی محسوب کرتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ تبدیلی وغیرہ کوئی خفیف سی سزا بھی دیدیتے ہیں۔ اور زمیندار لوگ انہیں یہ فصلانہ محض ناجائز رعایتوں کے لئے دیتے ہیں۔ جن میں گورنمنٹ کی حق تلفی متصور ہوتی ہے ٭

(۲) چارہ وغیرہ متفرق اشیاء جو زمیندار لوگ پٹواریوں کو دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اسی وجہ سے وہ انہیں دیتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے ہاں پٹواری ہیں۔ اگر نہ ہونگے۔ تو ممکن ہے۔ کہ کسی موقع پر ہماری حق تلفی کریں جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر وہ پٹواری وہاں سے تبدیل ہو جائے۔ تو پھر اس کے ساتھ یہ رعائتیں نہیں کی جائیں۔ اس لئے ایسی چیزیں بھی رشوت میں داخل ہیں ہاں اگر محض حسن سلوک کے طور پر وہ اسے کچھ دیں یا کسی جائز کام کے لئے جس کا کرنا پٹواری کے فرائض میں داخل نہ ہو۔ یا کسی ایسے وقت میں پٹواری سے کام کرانے کے لئے جو وقت کہ وہ حکماً اور قانوناً اس کام کے کرنے کا پابند نہ ہو۔ بطور حق خدمت دیدیں۔ اور خود پٹواری کا دل بھی گواہی دے۔ کہ یہ رشوت نہیں۔ تو اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسا ہی معمولی چیزیں جو پٹواریوں یا دوسرے لحاظ و ملاحظہ والے لوگوں کے سوا اور لوگوں کو بھی دیدیتے ہوں۔ ان کے لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ آنحضرت صلعم نے ایسی صورتوں کے متعلق فرمایا ہے۔ استفت قلبک یعنی اپنے دل سے پوچھ لو۔ کہ یہ جائز ہے۔ یا ناجائز ہے۔ اور نیز فرمایا الاثم ما حاک فی صدرک گناہ وہ چیز ہے۔ جو دل میں کھٹکتی ہے ٭

# فہرست نومبائعین

بابت ماہ فروری

محمد فقیرا۔ مونگیر
محمد علی۔ سیالکوٹ
محمد حسین۔ 〃
حسن بی بی۔ 〃
غلام احمد۔ 〃
نظیر احمد۔ 〃
بشیر احمد۔ 〃
سلطان احمد۔ 〃
احمد بی بی۔ 〃
رحمت بی بی۔ 〃
برکت بی بی 〃
امام بی بی۔ 〃
عالمگیر۔ جالندھر
برکت علی۔ کولمبو
امیر علی خان۔ ہوشیارپور
علی محمد۔ دہاسوو دالہ
غلام محمد۔ سیالکوٹ
غلام حسین۔ گوجرانوالہ
حسین۔ 〃
احمد دین۔ 〃
شمشیر۔ ڈیرہ غازیخان
فیض اللہ 〃
سید شاہ زمان۔ لاہور
محمد لٰسین۔ کشمیر
گوہر بی بی۔ لائلپور
طالع بی بی 〃
مہردین۔ 〃
عبد المجید۔ 〃
حمیدہ بیگم 〃
رشیدہ بیگم 〃
ملک عطا محمد۔ جہلم
ملک فتح محمد 〃
اہلیہ عطا محمد 〃
ملک محمد خان 〃
اہلیہ 〃 〃
فرزند 〃 〃
بھاگبیری 〃
اہلیہ چراغدین۔ گوجرانوالہ
دختر فقیر محمد۔ 〃
غلام غوث۔ گورداسپور
خوشدامنہ مرزا آلہی۔ گجرات
مولوی محمد عبداللہ صوفی۔ لائکپور
فضل غفور۔ جالندھر۔
لٰسین۔ گوجرانوالہ
اہلیہ 〃 〃
فرزند 〃 〃
عائشہ دختر لٰسین 〃
فاطمہ 〃 〃 〃
آمنہ 〃 〃 〃
رسل بی بی۔ 〃 〃
مانک۔ 〃
جلال دین۔ 〃
مراد۔ 〃
راجو۔ 〃
زیاد۔ 〃
مہر بی بی۔ 〃
محمد شفیع۔ 〃
سید محمد 〃

بیعت خلافت
حکیم احمد حسین صاحب لائلپور

میزان ۲۴۲ ٭